جلد ۲۶ | مورخہ ۷ محرم ۱۳۵۷ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۰ مارچ ۱۹۳۸ء | نمبر ۵۶

کانگرس اور مسجد شہید گنج

مُسلمان، سِکھ اور ہندو سب مانتے ہیں۔ کہ مسجد شہید گنج کے قضیئے نے پنجاب میں اضطراب انگیز اور خطرناک صورتِ حالات پیدا کر رکھی ہے۔ اور اگر جلد سے جلد اس کا کوئی معقول اور منصفانہ فیصلہ نہ ہُوا۔ تو فضائے ملکی کے بہت زیادہ مکدّر ہو جانے کا خطرہ ہے۔ ان حالات میں بے شک حکومت کا فرض ہے۔ کہ قیامِ امن کے لئے ہر ممکن کوشش کرے۔ لیکن ظاہر ہے کہ دو فریقوں کی کشمکش۔ اور ناچاقی کو نقضِ امن کی حد سے ورے رکھنے کے لئے حکومت طاقت سے ہی کام لے سکتی ہے۔ اُلجھن کو دُور نہیں کر سکتی۔ اور نہ دلوں کو صاف کر سکتی ہے۔ اس کا یہی طریق ہے کہ یا تو فریقین آپس میں کوئی ایسا سمجھوتہ کر لیں۔ جو متنازعہ معاملہ کو سلجھانے کا باعث ہو۔ یا پھر کوئی ثالث بالخیر ہو۔ جو نیک نیتی کے ساتھ کوشش کر کے فریقین میں تصفیہ کرا دے۔ اب یہ امید تو یاس سے بدل چکی ہے۔ کہ مسلمان اور سکھ آپس میں کوئی سمجھوتہ کر سکتے ہیں۔ ان حالات میں جہاں دوسری امن پسند پارٹیوں کا فرض ہے کہ تصفیہ کے لئے کوشش کریں۔ وہاں کانگرس کے لئے بھی ضروری ہے۔ کہ ادھر متوجہ ہو۔ اور خاص کر اس لئے کہ مسلمانوں اور سکھوں میں سے جو لوگ زیادہ جوش و خروش کا اظہار کر رہے ہیں۔ وُہ کانگرس کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اور کانگرس کو بھی ان کی وابستگی پر ناز ہے ؞

اس وقت مسلمانوں میں سے احرار مسجد شہید گنج کے حصُول کے نام سے سول نافرمانی کر رہے ہیں۔ وُہ روزانہ دو چار آدمی اس مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے بھیجتے ہیں۔ جو گرفتار ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ ان میں سے کئی ایک معافی مانگ کر رہائی حاصل کر چکے ہیں۔ تاہم احرار کی طرف سے یہ سلسلہ جاری ہے۔ ادھر اکالی آتشین اعلان شائع کر رہے۔ اور کہہ رہے ہیں۔ کہ کوئی طاقت ان سے شہید گنج کی ایک انچ زمین بھی نہیں لے سکتی۔ گویا یہ دو فریق اس جھگڑے میں اپنے آپ کو پیش پیش کئے ہُوئے ہیں۔ اور یہی حالات کو مخدوش بنا رہے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی حقیقت ہے۔ کہ دونوں فریق کانگرس کے منظور نظر ہیں۔ پھر کیا یہ بات حیرت انگیز نہیں۔ کہ اس وقت سب سے زیادہ فرقہ وارانہ کشمکش انہی دو پارٹیوں میں ہو رہی ہے۔ جو کانگرس سے وابستہ ہیں مگر کانگرس نہ تو ان میں صلح کراتی ہے۔ اور نہ ان سے بے تعلقی اختیار کرتی ہے۔ اور تعجب بالائے تعجب یہ ہے۔ کہ جب کانگرس کو اس طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ تو کانگرس کے حامی یہ جواب دیتے ہیں۔ کہ تمام مسلمان کانگرس کے نام کا ثالث نامہ لکھ دیں۔ کہ جو بھی فیصلہ کرے گی۔ وُہ ہمیں منظُور ہوگا۔ اس کے بعد کانگرس اس مسئلہ کا حل سوچے گی۔ اور باعزت تصفیہ کرانے کی تجاویز اختیار کرے گی ؞

کانگرس کے حامی اگر یہ کہتے۔ کہ مسلمانوں کے متفقہ طور پر ثالث مان لینے سے کانگرس اس ناروا سلوک کا ازالہ کر دے گی۔ جو سکھوں نے مسلمانوں کے ساتھ روا رکھا اور خواہ مخواہ اُن کے مذہبی جذبات کو ٹھیس لگائی۔ تو ایک بات بھی تھی۔ لیکن جب وُہ یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ مسلمان اقرار کریں۔ کانگرس خواہ کچھ فیصلہ کرے۔ اسے مان لیں گے۔ تو اس میں کچھ معقولیت نظر نہیں آتی۔ "کچھ" فیصلہ تو ہائی کورٹ پنجاب بھی کر ہی چکی ہے اگر اسے قبول کرنے کے لئے مسلمان تیار نہیں۔ تو کانگرس کے متعلق وُہ اسی قسم کے خطرہ میں اپنے آپ کو ڈالنے کے لئے کیونکر تیار ہو سکتے ہیں ؞

کانگرس کو چاہیئے۔ اگر وُہ باعزت سمجھوتہ کرا سکتی ہے۔ تو اول تو کسی پر احسان رکھنے کا خیال نہ کرے۔ اور محض مُلکی خدمت کے طور پر شہید گنج کے اُلجھے ہُوئے معاملہ کو سلجھانے کی کوشش کرے۔ لیکن اگر وُہ کسی کو ممنونِ احسان بنانا ہی چاہتی ہے۔ تو مسلمانوں میں سے احرار اور سکھوں میں سے اکالی اس کے دامن کے ساتھ وابستہ ہیں ہی۔ ان پر احسان کا طومار رکھ کر تصفیہ کرانے کی تجاویز پیش کرے اس صورت میں دوسرے مسلمانوں کو بھی معلوم ہو جائے گا۔ کہ کانگرس اس بارے میں جو کچھ کرنا چاہتی ہے۔ وُہ انصاف اور رواداری کے کس قدر قریب ہے ورنہ یہ خیال روز بروز تقویت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ کہ کانگرس کی شہہ پر ہی احرار اور اکالی اس الجھن کو بڑھا رہے ہیں۔ اور اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے۔ کہ جہاں احرار مسجد شہید گنج کے متعلق سول نافرمانی اختیار کرنے کی یہ غرض و غایت بیان کر چکے ہیں۔ کہ موجودہ حکومتِ پنجاب کو مشکلات میں ڈالیں۔ وہاں کانگرس کے کئی ایک سرگرم رکن یہ اعلان کر چکے ہیں۔ کہ جس طرح بھی ممکن ہو۔ وُہ یونینسٹ حکومت کو ختم کر دینا چاہتے ہیں ؞

مدینۃ المسیح

قادیان ۸ مارچ - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج چھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے - کہ حضور کو سر درد کی تکلیف رہی - نیز کچھ زکام کی شکائت بھی ہے - پاؤں کے درد میں خدا تعالیٰ کے فضل سے تخفیف ہے ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر میں درد اور چکر اور ضعف کی تکلیف ہے - کئی روز سے متواتر بخار ہے - احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے خاص توجہ سے دعا کریں ؛

افسوس میاں جان محمد صاحب پوسٹ مین کی اہلیہ برکت بی بی صاحبہ لمبی بیماری کے بعد کل بعمر ۴۷ سال وفات پاگئیں - آج حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی - اور مرحومہ مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئیں - مرحومہ بہت مخلص تھیں - احباب دعائے مغفرت کریں ؛

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۵ مارچ ۱۹۳۸ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ہندوستان کے ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے ؛

نمبر	نام	مقام
۲۰۶	مسماۃ بی بی صاحبہ	ریاست کپورتھلہ
۲۰۷	میاں بوٹا صاحب	" "
۲۰۸	مسماۃ فاطمہ صاحبہ	ضلع گورداسپور
۲۰۹	عبد القاسم صاحب	" بنوں
۲۱۰	احمد قاسم صاحب	" "
۲۱۱	گل رحمٰن صاحب	" "
۲۱۲	محمد ہاشم صاحب	" "
۲۱۳	محمد ساقی صاحب	" "
۲۱۴	غلام محمد صاحب	" "
۲۱۵	والدہ غلام محمد صاحب	" "
۲۱۶	مسماۃ زاخیم صاحبہ	" "
۲۱۷	" گلوچہ صاحبہ	" "
۲۱۸	" بنفشہ صاحبہ	" "
۲۱۹	" میمنہ صاحبہ	" "
۲۲۰	" ساقی گلہ صاحبہ	" "
۲۲۱	" گل خانہ صاحبہ	" "
۲۲۲	" زینب بی بی صاحبہ	مالابار
۲۲۳	" مخدومہ فاطمہ صاحبہ	"
۲۲۴	علی احمد صاحب	ضلع گجرات
۲۲۵	ایک صاحب	" "
۲۲۶	محمد بخش صاحب	" کیمبل پور
۲۲۷	فتح دین صاحب	" گجرات
۲۲۸	گل محمد صاحب	" "
۲۲۹	غلام محمد صاحب	" "
۲۳۰	مسماۃ سردار بی بی صاحبہ	" "
۲۳۱	" رسول بی بی صاحبہ	" "
۲۳۲	محمد الدین صاحب	" "
۲۳۳	پیر بخش صاحب	" شیخوپورہ
۲۳۴	محمد طفیل صاحب	" گورداسپور
۲۳۵	مختار احمد صاحب	" "
۲۳۶	لال الدین صاحب	" "
۲۳۷	اسمٰعیل صاحب	" "
۲۳۸	غلام محمد صاحب	" شیخوپورہ
۲۳۹	مسماۃ سید بی بی صاحبہ	ضلع جہلم
۲۴۰	" صالحہ بی بی صاحبہ	" "

خلافت جوبلی فنڈ میں ایک غیر احمدی رئیس کی شرکت

اس فنڈ میں ایک غیر احمدی رئیس نے پانچ ہزار روپے ادا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے - آپ نے اس تحریک میں کس قدر حصہ لیا ہے ؟

ناظر بیت المال قادیان

جماعت احمدیہ قادیان نے یوم التبلیغ کس طرح منایا

۶ مارچ کو مقامی جماعت احمدیہ نے غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام پوری سرگرمی کے ساتھ کی - بعد نماز فجر اندرون قصبہ کے دوستوں کو مسجد اقصیٰ میں جناب مولوی عبد المغنی خانصاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ اور بیرون قصبہ کے دوستوں کو مسجد نور میں مولانا عبد الرحیم صاحب نیر نے تبلیغ سے متعلق نصائح کیں - دفاتر اور مرکزی سکولوں میں رخصت کی گئی - اور کاروباری دوستوں نے اپنے کاروبار بند کر کے صبح سے شام تک تبلیغ کی - تمام محلہ جات کے سکرٹریان تبلیغ کو قبل از وقت مختلف جہات کے دیہات تقسیم کر دیئے گئے تھے - تاکہ آبادی کے لحاظ سے وہاں مبلغین بھیجدیں - صبح ۸ بجے تمام محلہ جات کے دوست اپنی اپنی مسجد میں جمع ہوئے اور بعد دعا وفود کی صورت میں جنکا ایک امیر مقرر تھا تبلیغ کے لئے روانہ ہوئے - اس موقعہ پر نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے گورمکھی ہندی اور اردو میں نہائت مفید ٹریکٹ بہت بڑی تعداد میں شائع کئے گئے جو وفود کے امراء کو دیہات کی آبادی کے مطابق تقسیم کرنے کے لئے دیئے گئے - اس کے علاوہ اور بھی بہت سا تبلیغی لٹریچر تقسیم کیا گیا - ناخواندہ طبقہ کو ٹریکٹ پڑھ کر سنائے گئے - اور زبانی تبلیغ کی گئی - بعض دوست دور کے دیہات میں بذریعہ سائیکل یا بذریعہ ٹرین گئے - تقریباً ہر جگہ لوگوں نے مبلغین کی باتوں کو توجہ سے سنا - اور کسی قسم کا کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا - مہتمم صاحب نشر و اشاعت

مبلغ بلاد عربیہ کی واپسی

یہ خبر نہائت خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی - کہ مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ بلاد عربیہ دو سال تبلیغی خدمات سرانجام دینے کے بعد واپس آ رہے ہیں - انشاء اللہ ۹ مارچ کو وہ کراچی سے روانہ ہوں گے - اور ۱۰ مارچ بروز جمعرات ۱۲ بجے کی گاڑی سے قادیان پہونچیں گے - احباب اپنے مجاہد بھائی کا سٹیشن پر استقبال کریں ؛

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

معززین جماعت احمدیہ مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۷ کی سماعت

گورداسپور ۸ مارچ ۱۹۳۸ء - مقدمہ مندرجہ عنوان آج پھر اے - ڈی - ایم صاحب گورداسپور کی عدالت میں پیش ہوا - اور چار گواہان صفائی کے بیانات کے بعد بحث ہوئی - ہماری طرف سے پہلے جناب شیخ چراغ الدین صاحب ایڈووکیٹ اور پھر جناب مرزا عبد الحق صاحب پلیڈر نے زبردست تقاریر کیں - جن میں بدلائل یہ ثابت کیا - کہ مسئول عنہم سے ضمانت لئے جانے کی کوئی وجہ نہیں - عدالت نے بحث سننے کے بعد فیصلہ کے لئے ۱۴ مارچ ۱۹۳۸ء تاریخ مقرر کی ؛

مصری پارٹی پر اسی دفعہ کے ماتحت جو مقدمہ دائر ہے - اس کا فیصلہ بھی اسی روز ہو گا ؛

الکتاب والحکمۃ ۶

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

۵۰ - غلامی کی جائز صورت

اسلام نے صرف ایک قسم کی غلامی جائز رکھی ہے۔ ماکان لنبیٍ ان یکون لہ اسریٰ حتی یثخن فی الارض یعنے کسی نبی کے لئے جائز نہیں کہ وہ انسانوں کو قید کرے سوائے جنگ کے قیدیوں کے۔ سو اسلام کے ابتدائی زمانہ میں صرف یہی صورت جائز غلامی کی تھی۔ وہ لوگ بااخلاق اور نیک اور حقوق کا خیال رکھنے والے تھے۔ اس وجہ سے انہوں نے اپنے غلاموں کو اپنی ذات اور اپنی آل اولاد سے بڑھ کر آرام دیا۔ اور غلام بھی بڑے نیک تھے۔ جو بھاگا نہیں کرتے تھے۔ نہ سٹرائک کیا کرتے تھے۔ مگر اب چونکہ کچھ تو خود لوگوں کی اخلاقی حالت خراب ہوگئی ہے۔ اور ایسے غلاموں کے بھاگ جانے کا بھی ڈر ہے۔ اس لئے اگر کوئی زمانہ اسلام پر ایسا پھر آیا۔ تو جنگی غلام بجائے انفرادی طور پر تقسیم ہونے کے خود گورنمنٹ کی زیر نگرانی کیمپوں میں رہا کریں گے اور وہیں وہ کام کریں گے۔ اور تعلیم حاصل کیا کریں گے۔ کیونکہ اس زمانہ میں ایسے عمدہ انتظامات ممکن ہیں۔ یا فریقین تاوان جنگ لے کر ایک دوسرے کے قیدیوں کو چھوڑ دیا کریں گے۔

۵۱ - ایک لغو سوال

اگر خدا تعالےٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ تو کیا وہ جھوٹ بھی بول سکتا ہے؟ یہ ایک نہایت لغو سوال ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کے متعلق سننے میں آتا رہتا ہے۔ قرآن مجید میں آیا ہے۔ ومن اصدق من اللہ حدیثا اور ومن اصدق من اللہ قیلا (نساء) یعنی کون اپنی بات میں اللہ تعالےٰ سے زیادہ سچا ہے۔ خدا تعالےٰ نے تو خود اپنے تئیں اصدق یعنے سب سے زیادہ راستگو کہا ہے تو اس صورت میں یہ کہنا کہ کیا وہ جھوٹ بولنے پر بھی قادر ہے کیسا بیہودہ سوال ہے۔ چونکہ کذب اور جھوٹ ذلیل چیز ہے۔ اور شان الوہیت اور قدرت الٰہیہ کے منافی اس لئے بسبب مزیل حیثیت تباہی ہونے کے وہ خدا تعالےٰ کی طرف منسوب ہی نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ جس میں عیب اور کمزوری ہوئی وہ خدا اور قادر مطلق ہوا ہی کیونکر؟

۵۲ - مذہب میں بیپارٹی نہیں چلتی

ولکن اکثر الناس لایعلمون کی آیت کے درس کے وقت حضرت خلیفۃ المسیح اول فرمایا کرتے تھے۔ کہ خوب یاد رکھو بیپارٹی مذہب میں نہیں چلتی۔ بلکہ میں تو یہ بھی عرض کرتا ہوں کہ دھڑے بندی اور پارٹی سسٹم بھی اس اسلامی حکومت اور پارلیمنٹ میں نہیں ہوگا۔ جسے احمدیت قائم کرے گی کیونکہ الٰہی حکم ہے کہ اذا قلتم فاعدلوا ولو کان ذا قربیٰ (انعام) یعنی جب بھی تم بات کرو تو عدل کو ہاتھ سے کبھی نہ دینا خواہ تمہاری بات تمہارے اپنے عزیز واقربا کے مخالف پڑتی ہو۔ بھلا پارٹی سسٹم میں تو اقربا نہیں بلکہ غیر ہی ہوتے ہیں۔ اور ان کی خاطر حق سے رکنا پڑتا ہے۔ اور پارٹی کی ہاں میں ہاں ملانی پڑتی ہے۔ پس یہ کیونکر اسلامی طرز حکومت اور اسلامی شوریٰ نے ہوسکتا ہے۔

۵۳ - علم اور خلق

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آریوں کے مقابل پر فرمایا ہے۔ کہ جب تم خدا کو علیم یعنے کامل علم والا مانتے ہو۔ تو پھر لازم ہے کہ اسے خالق بھی مانو کیونکہ خلق علم کامل کا نتیجہ ہے اور اس کو لازم پڑی ہوئی ہے۔ اس مضمون کی آیت جو قرآن میں ہے وہ یوں ہے ولئن سالتھم من خلق السمٰوٰت والارض لیقولن خلقھن العزیز العلیم (زخرف) یعنی اگر ان مخالفین سے پوچھا جائے۔ کہ کس نے آسمان اور زمین پیدا کئے۔ تو وہ اقرار کریں گے کہ ان کو کسی غالب اور کامل علم والے نے پیدا کیا ہے۔ یہاں خلق کی وجہ ہی یہ تسلیم کی گئی ہے۔ کہ وہ ایسی ذات سے ظہور میں آسکتی ہے۔ جس میں علم کامل ہو۔ اور یہ وہ دلیل ہے۔ جسے مخالف بھی تسلیم کرتے ہیں۔ اس مضمون کی اور آیات بھی قرآن مجید میں موجود ہیں۔

۵۴ - اختلاف کثیر

ایک دفعہ ایک شخص نے کچھ تناقض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام میں نکالا۔ اور کہا دیکھا یہ اختلاف! اگرچہ اس کی توجیہہ بھی ممکن تھی۔ مگر میں نے اسے یہ جواب دیا۔ کہ کیا یہ خدا کا کلام ہے اس نے کہا نہیں۔ میں نے کہا یہ بات تو صرف خدا تعالےٰ کے کلام کا معیار ہے کہ اس میں اختلاف نہ ہو بندہ کا نہیں ہے۔ بلکہ بندہ کے لئے تو فرمایا۔ کہ لو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً۔ یعنی اگر خدا کے سوا یہ کلام کسی بندے کا بلکہ خود محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کا بھی ہوتا۔ تو اس میں نہ صرف اختلاف ہوتا بلکہ اختلاف کثیر ہوتا۔ ہاں خدا تعالےٰ کے کلام میں اختلاف قلیل ہوسکتا ہے اور وہ غور و تدبر سے دور ہو جاتا ہے۔

۵۵ - فاتحہ خلف امام

ایک حنفی صاحب ایک دفعہ اعتراضاً فرمانے لگے۔ کہ جب قرآن میں یہ حکم موجود ہے۔ کہ اذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا لعلکم ترحمون۔ (اعراف) یعنی جب قرآن پڑھا جائے۔ تو اسے سنو اور خاموش رہو۔ تو پھر احمدی لوگ امام کے پیچھے فاتحہ کیوں پڑھتے ہیں؟ میں نے عرض کیا۔ کہ اسی آیت کی وجہ سے پڑھتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے یہ حکم دیا ہے۔ کہ جب قرآن پڑھا جائے تو خاموشی سے سنو نہ کہ جب فاتحہ پڑھی جائے خدا تعالےٰ نے فاتحہ کو قرآن سے بالکل الگ رکھا ہے۔ چنانچہ اس آیت کو پڑھیئے ولقد اٰتینٰک سبعاً من المثانی والقرآن العظیم۔ یعنی ہم نے تجھ کو دو چیزیں دی ہیں ایک تو سورہ فاتحہ ہے۔ جو خلاصہ یا متن ہے۔ جو ہمیشہ دہرائی جاتی ہے۔ اور مختصر ہے اور دوسرا قرآن عظیم ہے جو تفسیر اور تفصیل ہے۔ اس وجہ سے وہ عظیم اور ضخیم ہے۔ پس ہم تو صرف فاتحہ کے وقت امام کے پیچھے فاتحہ پڑھتے ہیں کیونکہ نہ صرف یہ کہ اس کی ممانعت نہیں بلکہ مثانی سے اس حکم کا پتہ لگتا ہے۔ کہ جب امام فاتحہ پڑھے تو مقتدی اس کے ساتھ ساتھ اسے دوہرائیں۔ ہاں جب امام قرآن کا کوئی حصہ پڑھتا ہے تو ہم خاموشی سے سنتے ہیں۔ جیسا کہ حکم ہے۔

۵۶ - قرآنی پیشگوئیاں

پیشگوئیوں کی بابت مخالفین کا ہمیشہ یہ رویہ رہا ہے۔ کہ پوری ہونے کے بعد کہدیتے ہیں۔ کہ نبی نے حالات سے اندازہ لگا لیا تھا پس کم از کم تین پیشگوئیاں قرآن مجید کی ایسی ہمیشہ ذہن میں مستحضر رہنی چاہئیں۔ جن کی بابت دشمن بھی تسلیم کرے۔ کہ یہ اندازے ممکن نہیں ہوسکتیں۔ مثلاً پہلی غلبہ روم کی پیشگوئی کے ساتھ کا حصہ کہ جب رومی پھر فتحمند ہوں گے۔ تو اس دن مومن بھی اللہ تعالےٰ کی نصرت کی وجہ سے نہایت خوش ہوں گے یعنی فتح بدر کی وجہ سے حالانکہ مکہ میں ابھی ہجرت اور جنگوں اور پھر اس جنگ بدر کا خیال اور وہم بھی کسی کو نہ تھا۔ دوسری پیشگوئی سورہ مزمل میں ہے۔ جو بالکل ابتدائی مکی سورۃ ہے۔ اس میں یعنی قریباً ہجرت سے دس سال پہلے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے واٰخرون یقاتلون فی سبیل اللہ فاقرءوا ما تیسر منہ یعنی ایک زمانہ آئے گا جب یہ قرآن پڑھنے والے خدا کے راستہ میں جہاد کے لئے نکلیں گے۔ حالانکہ یہ وہ زمانہ تھا جب صرف چند مسلمان تھے۔ اور انکو بھی سر چھپانے کو جگہ نہ ملتی تھی۔ تیسرے مثلاً فرعون کی لاش کی پیشگوئی جسکا توراۃ تک میں بھی اشارہ نہیں

مسجد احمدیہ لنڈن میں عیدالاضحیٰ کی شاندار تقریب

معززین انگلستان کے اجتماع میں آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے سی ایس آئی کی احمدیت پر تقریر

۱۱-فروری مسجد احمدیہ لنڈن میں عیدالاضحیٰ کی تقریب نہایت شاندار طور پر منائی گئی۔ شام کو اسی تقریب کے سلسلہ میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں آنریبل ڈاکٹر چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے سی۔ ایس۔ آئی نے "احمدیت" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ لنڈن کے مختلف اخبارات مثلاً "ساؤتھ ویسٹرن سٹار" (۱۸-فروری) اور "وانڈز ورتھ بروبیوز" (۱۸-فروری) میں "مسلمانوں کی عظیم الشان تقریب" اور "مسجد ساؤتھ فیلڈز میں ایک نمائندہ اجتماع" کے عنوانات سے مسجد احمدیہ میں عیدالاضحیٰ کی تقریب کی کارروائی شائع ہوئی ہے۔ اخبار "ومبلڈن بروبیوز" نے اس تقریب سے متعلق بعض فوٹو بھی شائع کئے ہیں:-

اخبار "وانڈز ورتھ بروبیوز" لکھتا ہے:-

گیارہ فروری بروز جمعہ تمام دنیا کے مسلمانوں نے عیدالاضحیٰ کی تقریب منائی۔ یہ تقریب فریضۂ حج کے اختتام پر عمل میں لائی جاتی ہے۔ جبکہ دنیا کے تمام حصوں سے مسلمان لاکھوں کی تعداد میں مکہ مکرمہ میں جمع ہوتے ہیں۔ جو لوگ اس موقعہ پر مکہ میں حج کے لئے جانے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ وہ اس تقریب کو اپنے اپنے ہاں مناتے ہیں۔ عیدالاضحیٰ اپنے بیٹے کو خدا تعالےٰ کی راہ میں قربان کرنے کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آمادگی کی یاد کو تازہ کرتی ہے۔

جزائر برطانیہ کے مسلمان اس تقریب پر گیارہ فروری کو مسجد احمدیہ لنڈن میں جمع ہوئے۔ جہاں گیارہ بجے قبل دوپہر نمازِ عید ادا کی گئی۔ نماز پڑھنے والوں میں نہ صرف ہندوستانی مرد اور عورتیں اور مصری اور افریقی لوگ شامل تھے۔ بلکہ برطانی نومسلم مرد اور خواتین بھی شریک تھیں۔ ان میں بہت سے صاحبِ منصب رؤساء اور معززین بھی تھے۔ جنہوں نے اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں کے ساتھ پہلو بہ پہلو کھڑے ہو کر نمازِ عید ادا کی:-

مولانا عبدالرحیم صاحب درد۔ ایم۔ اے امام مسجد لنڈن سبز پگڑی پہنے ہوئے تھے۔ ہاتھ میں قرآن کریم کا ایک نسخہ تھا۔ نماز کے بعد انہوں نے انگریزی میں خطبہ پڑھا۔ جس میں نہایت فصاحت کے ساتھ اسلام کی خوبیاں بیان کیں۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعاتِ زندگی کا ذکر کرتے ہوئے عیدالاضحیٰ کی تقریب کے آغاز اور اس کی حقیقت و اہمیت کو واضح کیا۔ ضمنی طور پر انہوں نے اس امر پر اظہارِ تعجب کیا۔ کہ پادریوں کے کمیشن نے اپنی رپورٹ میں یہ لکھ کر کہ اسلام نے قربانی سے کنارہ کشی کر لی ہے۔ بہت بڑی جہالت کا ثبوت دیا ہے:-

نمازِ عید کے بعد نمازِ جمعہ ادا کی گئی خطبۂ جمعہ بھی امام صاحب مسجد احمدیہ نے پڑھا۔ جس میں انہوں نے اس امر کی وضاحت کی۔ کہ اسلامی خوشی مادی لذات میں نہیں۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی عبادت میں ہے۔ نماز کے بعد تمام حاضرین نے ایک دوسرے کو مبارکباد دی۔ لنچ کے موقعہ پر تمام اصحاب کی مشرقی کھانوں سے تواضع کی گئی:-

سہ پہر کو مسجد کے باغ میں ایک بہت بڑے شامیانہ میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں ۲۰۰ کے قریب اصحاب شریک ہوئے۔ اور آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے سی۔ ایس آئی ممبر ایگزیکٹو کونسل وائسرائے ہند کی نہایت فاضلانہ تقریر سُنی۔ آنریبل چودھری صاحب کا لیکچر "تحریک احمدیت" پر تھا۔ آپ نے بیان فرمایا۔ کہ اس تحریک کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جن کا دعوےٰ تھا۔ کہ وہ حضرت مسیح ناصری کے مثیل ہیں۔ قادیان میں آج سے پچاس سال پہلے ڈالی۔ حکومت کے معاملہ میں احمدیوں کے رویہ کے متعلق بہت کچھ غلط فہمیاں پیدا ہوتی رہی ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ ہر ایک کو اس کا پورا پورا حق ادا کرتے ہیں۔ اور یہ ان کا بنیادی اصل ہے۔ کہ جس حکومت کے ماتحت زندگی بسر کریں۔ اس کی پوری پوری اطاعت کریں۔ نیز یہ کہ اگر نظامِ حکومت میں اصلاح مقصود ہو۔ تو ایسے ذرائع کو جن سے تشدد اور سرکشی کا پہلو نکلتا ہو۔ ہرگز کام میں نہیں لانا چاہیئے۔ تحریکِ احمدیت کوئی خفیہ تحریک نہیں۔ اس کا کوئی عقیدہ یا کوئی تعلیم ایسی نہیں۔ جسے تمام دنیا کے سامنے نہ پیش کیا جاتا ہو۔ لیکن ایک معنوں میں یہ انقلابی تحریک بھی ہے۔ کیونکہ اس کا مقصد معاشرتی۔ سیاسی اور مذہبی زندگی کی ہر اس چیز کو بدلنا ہے۔ جو اسلامی تعلیم کے خلاف ہو۔ لیکن یہ مقصد مادی طاقت سے نہیں۔ بلکہ دل کی اقلیموں کو فتح کر کے حاصل کیا جا رہا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کا فضل ہے۔ کہ یہ تحریک دنیا کے بہت سے حصوں میں پھیل گئی ہے:-

اس جلسہ کے صدر پریوی کونسل کے جج رائٹ آنریبل لارڈ ٹیلنز بری تھے۔ کارروائی کے اختتام پر مولانا عبدالرحیم صاحب درد نے آنریبل صدر اور آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔ حاضرین میں مندرجہ ذیل اصحاب خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں:-

ہز ایکسی لینسی منسٹر عراق۔ قونصل جنرل چین۔ سر ڈیوڈ میک۔ ٹریڈ کمشنر فار انڈیا۔ سر رلیف اور لیڈی ویجوڈ۔ سر ٹیلفورڈ اور لیڈی واٹ۔ سر فرینک براؤن۔ سر لینڈن میکاٹے۔ سر جارج اور لیڈی بیرنز۔ سر ایڈورڈ میکلیگن۔ کرنل ایم۔ ڈبلیو۔ ڈگلس۔ کرنل جی۔ جی۔ ڈبلیو۔ کوری۔ کرنل سی۔ ٹی۔ مارس۔ مسٹر سی۔ جی۔ ہن کاک۔ لفٹننٹ کرنل ڈکسن سپین۔ لفٹننٹ کرنل گراہم کڈ۔ لفٹننٹ کرنل۔ ای۔ مرے۔ مسٹر ای۔ جی۔ سیویج۔ مسٹر اور مسز وڈز ہمفری۔ مسٹر این۔ آر۔ بیلے آف انڈین ٹریڈ ڈیلیگیشن۔ مسٹر اور مسز راما راؤ ڈپٹی ہائی کمشنر فار انڈیا۔ مس ڈریٹن سی۔ بی۔ ای سکرٹری وکٹوریا لیگ۔ مسٹر الیف۔ جی۔ کیبلے۔ ایم۔ اے۔ ایم۔ بی۔ ڈی۔ پی۔ ایچ میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ وانڈز ورتھ مس مارگری ویس۔ اور مسٹر پیٹر پولے۔ (بی۔ بی۔ سی) مسٹر اور مسز کیمبن "سول اینڈ ملٹری گزٹ" کے لنڈنی ایڈیٹر۔ نمائندہ ٹائمز لنڈن۔ ایڈیٹر صاحب "ویسٹ افریقہ" مسٹر۔ اے۔ ای۔ واٹسن۔ مسز ایم۔ جی۔ ایم وائٹ ہاؤس۔ ڈاکٹر اور مسز ہیوڈ۔ مسز سوپر مسٹر الیف۔ ای۔ اسنڈر۔ مسٹر اور مسز گلبرٹ ڈالڈ۔ مسٹر ڈبلیو۔ بوتھ۔ مسز نکولس۔ مس این نکبٹن۔ ڈاکٹر اور مسز پولوک۔ مسٹر اکرام اللہ۔ مسٹر اور مسز براؤن۔ مسٹر اور مسز این کے رائے۔ مسٹر چارلس ایم ولیمز۔ مس مارگرٹ فرگوسن۔ مسٹر آر۔ جے۔ ولیمز۔ مسٹر جی۔ ای۔ بقوریپ۔ مسٹر

گارت (جاوا) میں مسجد احمدیہ کی تعمیر
اور
تبلیغ احمدیت

تعمیر مسجد میں مشکلات

بفضلہ تعالےٰ مسجد احمدیہ گارت تکمیل کو پہنچ گئی۔ اس کا افتتاح ۱۰ر ذی الحجہ مطابق ۱۱ر فروری ۱۹۳۸ء کو جناب مولوی رحمت علی صاحب امیر المبلغین انڈونیسیا نے سرانجام دیا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس مبارک موقع پر سید شاہ محمد صاحب اور پریذیڈنٹ صاحب محمد محی الدین صاحب بھی بٹاویہ سے تشریف لائے۔

پچھلے سال جب مسجد کی بنیاد رکھی گئی تو ہمارے پاس ایک پائی بھی نہیں تھی۔ معمار اکثر احمدی تھے۔ انہوں نے بغیر اجرت کے کام کرنا شروع کر دیا۔ چھوٹے چھوٹے پتھر اور ریت احباب نے خود دریا سے لاکر جمع کر دی۔ مگر جونہی بنیاد کھڑی ہوئی۔ خداوند تعالےٰ نے احباب کے دلوں میں اس کی ضروریات فراہم کرنے کی تحریک کی۔ یہاں تک کہ گارت کے نمبردار نے جو ابھی تک ہماری جماعت میں شامل نہیں۔ لیکن ہم سے اچھے تعلقات رکھتے ہیں ۱۵ گولڈن قیمت کا شہتیر عنایت فرمایا۔

اسی طرح بعض غیر احمدی شرفاء کی طرف سے چندہ وصول ہوا۔ ۳ ہفتہ کام کرنے کے بعد بوجہ سامان ختم ہونے کے پھر کام رک گیا۔ اور ۸ مہینے کام ادھورا پڑا رہا مخالفین نے چہ میگوئیاں شروع کر دیں اس طرح ان کی غیرت پھر جوش میں آئی۔ اور ایک میٹنگ میں تمام نے یکزبان ہوکر کہا خواہ ہمیں اپنے گھروں کا سامان بیچنا پڑے مسجد دو مہینے کے اندر اندر ضرور مکمل کر دی جائے گی۔ ہمارے ایک باہمت و باغیرت دوست نے تو کہا۔ احباب جتنی بھی طاقت اپنے اندر رکھتے ہیں۔ چندہ دیں۔ باقی جو بھی کمی ہو۔ میں انشاء اللہ اس کو پورا کرنے کی کوشش کروں گا۔ ایک دوست نے اس وقت ۵۰ گولڈن دئے۔ کل چندہ ۱۰۰ گولڈن کے قریب جمع ہوا اور پھر کام شروع کر دیا گیا آخر خدا کے فضل سے مسجد تکمیل کو پہنچ گئی کل خرچ قریباً ۵۵۰ گولڈن یعنی آٹھ سو روپے کے قریب ہوا۔

اسمائے چندہ دہندگان

احمد صاحب مع اہلیہ ۲۰۰ گولڈن
محمد ستیبی صاحب مع اہلیہ ۹۰ گولڈن
احباب جماعت کی طرف سے ۱۵۰ گولڈن
بعض غیر احمدی احباب کی طرف سے ۷۰ " "
مارہ منصور صاحب جماعت بوگر کی طرف سے ۱۰ " "
حکیم عبد الغفور صاحب و حکیم عبد الواحد صاحب جماعت سورابایا کی طرف سے ۳ گولڈن
پاڈانگ کی جماعت کی طرف سے ۷ گولڈن

اس چندہ کے علاوہ بہت سے احباب نے معماروں کے ساتھ مزدوروں کے طور پر کام کیا۔ اگرچہ مسجد کی تعمیر میں ہمیں بڑی مشکلات پیش آئیں۔ لیکن ان دنوں لطف بھی بڑا آیا تھا۔

اس مسجد میں تقریباً ۲۰۰ نمازی ایک وقت میں نماز پڑھ سکتے ہیں۔ بزرگان جماعت دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس مسجد کو احمدیت کے لئے بابرکت بنائے۔

افتتاح مسجد

۱۰ر فروری کی رات کو مولوی رحمت علی صاحب نے مسجد کا افتتاح کرتے ہوئے تقریر کی جس میں مسجد کے فوائد اور برکات بیان فرمائے۔ اس کے بعد کمیٹی مسجد کی طرف سے ایڈریس پڑھا گیا جس میں مسجد کے بنانے کے مفصل حالات بیان کئے گئے۔ پھر محمد محی الدین صاحب پریذیڈنٹ اعلےٰ تے اور ماسٹر کرتا اتماجہ نے بھی تقریریں کیں۔ ۱۲ بجے رات جلسہ ختم ہوا۔ ۱۱ر فروری ۹ بجے دن کو مولوی رحمت علی صاحب نے خطبہ عید پڑھا جس میں آپ نے قربانی کی حقیقت حضرت ابراہیم و حضرت اسمٰعیل و حضرت ہاجرہ علیہم السلام کی قربانیوں کی مثال سے پیش کی۔

ایک بجے حسب معمول عاجز نے خطبہ جمعہ پڑھا۔ پھر اسی روز رات کے ۸ بجے جلسہ ہوا جس میں سید شاہ محمد صاحب نے تحریک جدید کی اصل غرض بیان کی۔ شاہ صاحب کے بعد عاجز کی تقریر "خلافت راشدہ اور اسلام کی ترقی اس زمانہ میں کس طرح ہوگی" کے موضوع پر ہوئی۔ ۱۱ بجے رات جلسہ برخاست ہوا۔ ۱۲ر فروری ۸ بجے رات پھر جلسہ ہوا۔ مولوی رحمت علی صاحب نے "تمام مذاہب پر اسلام کی فضیلت" پر تقریر کی۔ جس کے بعد سوالات کا سلسلہ شروع ہوا۔ ۱۲ بجے رات جلسہ انجام پذیر ہوا۔ ۱۳ر فروری مولوی صاحب بہمراہ سید شاہ محمد صاحب بٹاویہ واپس تشریف لے گئے

تبلیغی کوائف

یہاں کی سونڈی قوم کی طبیعت نرم ہے۔ اور عملی نمونہ کا اس پر اچھا اثر ہوتا ہے یہ لوگ نرم طبیعت کے باعث بحث و مباحثہ سے عموماً گریز کرتے ہیں۔ ہاں ملاقاتوں کے ذریعہ ہماری تبلیغ ان پر زیادہ موثر ہوتی ہے۔

میں غیر احمدی دوستوں اور واقفکاروں کے مکانوں یا ان کی مجلسوں میں جاکر تھوڑی سی اِدھر اُدھر کی گفتگو کے بعد کوئی دینی مسئلہ چھیڑ دیتا ہوں۔ پھر وہ مجلس اچھی خاصی مذہبی مجلس بن جاتی ہے۔ اسی طرح کی لگاتار کئی ہفتوں کے ملاقاتوں کے بعد آج گارت میں ایک انجمن قائم ہوئی جس کا نام "انجمن تہذیب الاخلاق" ہے اس وقت تک اس کے ممبر ۳۰۔۴۰ کے درمیان ہیں جو تمام کے تمام سوائے خاکسار کے غیر احمدی شرفاء ہیں۔ اس کا پریذیڈنٹ میرا ایک شاگرد ہے۔ جو مجھ سے قرآن شریف باترجمہ پڑھتا ہے۔ اس کا گارت کے سرکاری ملازموں پر بہت اثر ہے۔

ایک محلہ میں تبلیغ

ہفتہ میں دو دفعہ بدھ اور ہفتہ کی راتوں کو محلہ سنڈنگ ہیلا میں تبلیغ کرتا ہوں۔ اس محلہ میں دو طبقے کے لوگ بستے ہیں۔ پیشہ کے لحاظ سے اکثر تجارت کرتے ہیں لیکن مذہبی لحاظ سے ایک طبقہ دارثی مسلمان ہے۔ اور دوسرا طبقہ مذہب کو بالائے طاق رکھ چکا ہے۔ ہفتہ کی رات دارثی مسلمانوں کو اور بدھ کی رات لامذہبیوں کو تبلیغ کیجاتی ہے

اس کے علاوہ جمعہ کی رات کو ایک اور تعلیم یافتہ طبقہ کی مجلس میں تعلیم دیتا ہوں۔ فی الحال اس وقت تک نماز باترجمہ اور عبادت کی فلاسفی ان کے سامنے بیان کی ہے۔ یہ لوگ اسلام سے بہت دور جا چکے تھے۔ لیکن اب آہستہ آہستہ پھر اسلام کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ ان میں سے ایک صاحب کئی برس تعلیم کے لئے یورپ میں بھی رہ چکے ہیں اور اب ایک ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر ہیں

تربیت اور درس و تدریس

خطبہ جمعہ میں ہی پڑھتا ہوں۔ جس میں علاوہ قرآن شریف کی آیتوں کی تفسیر کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ کے خطبوں کا خلاصہ احباب کو سناتا ہوں صبح کی نماز کے بعد قرآن شریف باترجمہ مع تھوڑی سی تفسیر اور کتاب حدیث "ریاض الصالحین" پڑھاتا ہوں اسوقت تک آل عمران کے پندرہویں رکوع تک اور ریاض الصالحین کے باب التوبہ کے ۲۰ صفحے تک پڑھ چکے ہیں

اس کے علاوہ احمدیت کے خاص خاص مسائل ان کو حفظ کرائے جاتے ہیں۔ پھر ہر روز سوائے اتوار و ہفتہ کی راتوں کے مغرب کے بعد مسجد احمدیہ میں قرآن شریف اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کا درس ہوتا ہے۔ کشتی نوح نصف ختم ہو چکی ہے۔ اسلامی اصول کی فلاسفی کئی بار ختم کی جاچکی ہے۔ ملائکۃ اللہ اور ابتدائی حصہ آئینہ کمالات اسلام کا بھی درس دیا جاچکا ہے۔ ہر بدھ کی رات کو عاجز کی اہلیہ مستورات کو قرآن باترجمہ پڑھاتی ہیں۔ احباب جماعت کے دلوں کو روز بروز عبادت کی طرف خاص رغبت پیدا ہو رہی ہے۔ کئی ہیں جو قاعدگی سے تہجد پڑھتے ہیں خصوصاً جب سے مسجد تیار ہوئی ہے۔ تہجد پڑھنے والوں کی تعداد بڑھ گئی ہے۔

دوشنبہ اور جمعرات کی راتوں میں کلب ہاؤس میں چھوٹے چھوٹے بچے قرآن سادہ قرآن باترجمہ اور نماز باترجمہ پڑھتے ہیں

تالیف و تصنیف

پچھلے دسمبر ۱۹۳۷ء میں عاجز نے سیرت حضرت

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

ہاری پاری گام (کشمیر)

سید محمد یوسف شاہ صاحب مبلغ لکھتے ہیں۔ انفرادی اور اجتماعی تبلیغ کا سلسلہ جاری ہے سوالات کے جواب دیئے جاتے ہیں۔ احمدیوں میں مشکوٰۃ کا درس دیا جاتا اور قرآن مجید پڑھایا جاتا ہے

گٹھیالیاں

مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیا لگڑھی لکھتے ہیں۔ کہ احمدی بچوں کو دینی تعلیم دی جاتی اور انفرادی تبلیغ کی جاتی ہے

لائل پور

قاضی محمد نذیر صاحب لکھتے ہیں انفرادی تبلیغ کا سلسلہ جاری ہے۔ ایک مباحثہ قرار پایا تھا۔ لیکن عین وقت پر غیر احمدی مولوی صاحب نے انکار کر دیا اور غیر احمدی شرفاء نے اظہار افسوس کیا۔

سونگڑہ

مولوی عبدالغفور صاحب مبلغ لکھتے ہیں۔ ایک غیر احمدی مولوی سے تین مباحثے حیات و ممات مسیح علیہ السلام صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اجرائے نبوت پر ہوئے تیسرے مناظرہ میں غیر احمدی مولوی نے ہنگامہ برپا کیا جس پر پولیس نے اسے جلسہ سے باہر نکال دیا۔

مالابار

مولوی عبداللہ صاحب مبلغ لکھتے ہیں۔ ماہ جنوری میں ساتان کولم۔ بنگلور بینگاڈی۔ کانانور۔ کوڈالی اور کالی کٹ میں تبلیغی دورہ کیا۔ اور چودہ لیکچر دیئے۔ بنگلور میں ایک پروفیسر سے جو عربی اور فارسی جانتا تھا چھ گھنٹے مختلف مسائل پر گفتگو کی۔ انفرادی اور اجتماعی تبلیغ کا سلسلہ جاری ہے

دھرمکوٹ رندھاوا

ماہ فروری کے آخری ایام میں آریوں کا جلسہ ہوا۔ جس میں آریہ لیکچراروں نے اسلام کے خلاف تقریریں کیں۔ ہماری طرف سے وقت مانگا گیا۔ تو انہوں نے انکار کر دیا۔ دوسرے دن غیر احمدیوں نے جلسہ کیا۔ جس میں احمدی لیکچراروں سے تقریریں کرائیں جنہوں نے آریہ لیکچراروں کے اعتراضات کے جواب دئے۔ ایک احراری نے از راہ شرارت شور مچانے کی کوشش کی۔ مگر پبلک نے اسے جلسہ سے نکال دیا۔ (نامہ نگار)

راولپنڈی

فضل عظیم صاحب لکھتے ہیں۔ ۲۷ فروری کو جلسہ ہوا جس میں مولوی احمد خان صاحب نسیم مبلغ بابو محمد اسمٰعیل صاحب معتبر۔ راجہ عبدالحمید صاحب خواجہ عنایت اللہ صاحب اور چوہدری فتح محمد صاحب نے تقریریں کیں۔

نتیجہ امتحان کے متعلق اعلان

اخبار الفضل مورخہ ۳ مارچ ۳۶ء میں نظارت ہذا کی طرف سے امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نتیجہ شائع کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ مزید اطلاع دی جاتی ہے کہ اس دفعہ کل ۱۰۹ امیدواروں نے امتحان میں شمولیت کی درخواستیں دی تھیں۔ جن میں سے عملاً ۶۴ احباب امتحان میں شامل ہوئے ان ۶۴ میں سے ۵۳ احباب کامیاب ہوئے۔ اور ۱۱ فیل ہیں۔ پاس ہونے کا معیار ۴۰ فی صدی مقرر ہے۔

ناظر تعلیم و تربیت

اجرائے اخبار کی درخواست

محلہ دار الصحت قادیان کے نومسلم بوجہ غربت اخبار کا چندہ نہیں دے سکتے۔ حالانکہ وہاں اخبار کی سخت ضرورت ہے اس محلہ کے لوگوں میں سے بہت سے احمدی ہو چکے ہیں۔ باقی تیار ہیں۔ کوئی صاحب مستطاعت دوست ان میں تعلیم و تربیت کے لئے اخبار جاری کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ خاکسار:۔ گیانی محمد الدین مبلغ اچھوت اقوام قادیان

ملٹری کالج میں داخلہ اور وظائف کے متعلق مزید اعلان

حال میں ایک اشتہار اخبارات میں شائع ہوا تھا۔ جس میں انڈین ملٹری کالج ڈیرہ دون کی اس ٹرم کے لئے جو یکم اگست ۱۹۳۶ء کو شروع ہوگی۔ چند اسامیاں پُر کرنے کی غرض سے درخواستیں طلب کی گئی تھیں یہ درخواستیں درخواست کنندہ کے ضلع کے ڈپٹی کمشنر کی وساطت سے صاحب پرائیویٹ سیکرٹری ہز ایکسی لینسی گورنر بہادر بالقابہ پنجاب کی خدمت میں ۱۴ اپریل کو یا اس سے پہلے ارسال کی جانی تھیں۔ اب یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ آئندہ ایسی درخواستیں صاحب پرائیویٹ سکرٹری کی بجائے صاحب ہوم سکرٹری حکومت پنجاب کی خدمت میں بھیجی جائیں

۲۔ کچھ مدت ہوئی ایک اور اشتہار شائع ہوا تھا۔ جس میں ان وظائف کے متعلق تفصیلات درج تھیں۔ جو حکومت پنجاب پرنس آف ویلز رائل انڈین ملٹری کالج۔ اور انڈین ملٹری اکیڈمی میں کیڈٹوں کے واسطے دینے کی امید رکھتی ہے اگست میں کالج مذکور میں داخل ہونے والے بعض لڑکوں کے والدین یا سرپرستوں کی غالباً یہ خواہش ہوگی۔ کہ ان وظائف کے لئے ان کے بیٹوں یا وارڈوں کی درخواستوں پر غور کیا جائے۔ اگر ایسا ہے تو ان کے لئے داخلہ کی معمولی درخواست کے علاوہ ایک علیحدہ درخواست بھیجنا ضروری ہے۔ ایسی جملہ درخواستیں ڈپٹی کمشنر ضلع کی وساطت سے صاحب ہوم سکرٹری گورنمنٹ پنجاب کی خدمت میں ۲۵ مارچ سے پہلے بھیج دینی چاہئیں۔ درخواستوں میں خاندان کے مالی حالات کے متعلق پوری تفصیلات درج ہونی چاہئیں اور ان وظائف کے واسطے جو سپاہیوں کے لڑکوں یا فوجی جماعتوں کے افراد کے لئے محفوظ ہیں۔ درخواست کنندوں کے استحقاق کے متعلق جس کے مطابق وہ ان وظائف سے مستفید ہونا چاہتے ہیں ثبوت درج ہونا چاہئیے

۳۔ وظائف کی تفصیلات کسی ڈپٹی کمشنر کے دفتر یا صاحب سپرنٹنڈنٹ ہوم برانچ پنجاب سول سکرٹریٹ لاہور سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ واضح رہے کہ جب تک صوبائی مجلس وضع آئین و قوانین ان وظائف کے واسطے سرمایہ منظور نہ کر دے۔ یہ سکیم عارضی تصور کی جانی چاہئیے۔

اے۔ وی۔ آسکوتھ ہوم سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب

بچوں کیلئے ایک مفید کتاب کے متعلق

منشی محمد الدین صاحب فوق لاہور کی طرف سے ایک کتاب "سبق آموز کہانیاں" شائع کی گئی ہے۔ یہ کتاب بچوں کے لئے بہت حد تک مفید ہو سکتی ہے۔ اس میں مہمان نوازی۔ غریب پروری۔ محنت۔ کوشش۔ استقلال۔ ہمت۔ دیانت داری اور دوسرے اوصاف حمیدہ کے متعلق عمدہ عمدہ کہانیاں منتخب کی گئی ہیں۔ جو بچوں کے زیر مطالعہ رہنے سے مفید اور اچھے نتائج پیدا کرنے والی ہیں۔ امید ہے احباب اس کتاب سے فائدہ حاصل کریں گے۔ (ناظر تالیف و تصنیف قادیان)

ایڈیٹر اخبار "احسان" پر ایک سو روپیہ جرمانہ معہ خرچہ کی ڈگری

وٹرنری ڈاکٹر محمد دین صاحب نے ایڈیٹر اخبار "احسان" کے خلاف ایک ہتک آمیز جھوٹی اطلاع شائع کرنے پر عدالت دیوانی میں جو مقدمہ دائر کیا تھا۔ اس کا فیصلہ ہوگیا ہے۔ عدالت نے ایڈیٹر اخبار "احسان" کو مجرم قرار دیتے ہوئے ایک سو روپیہ جرمانہ معہ خرچہ کی ڈگری دی ہے۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لاہور ۷ مارچ۔ آج پنجاب اسمبلی میں بجٹ پر عام بحث شروع ہوئی۔ بحث کے دوران میں مسجد شہید گنج کے مسئلہ کا ذکر بھی آگیا۔ میر مقبول محمود نے اپنی تقریر کے دوران میں کہا کہ ایجی ٹیشن کو جاری رکھنے کی ذمہ واری زیادہ تر حزب الاختلاف پر ہے۔ کیونکہ کانگرس پارٹی نے ایک طرف احرار سے دوستی گانٹھ رکھی ہے اور انہیں اپنے ساتھ ساتھ جلسوں میں لئے پھرتے ہیں اور دوسری طرف اکالیوں سے رشتہ جوڑ رکھا ہے۔ اگر یہ دونوں جماعتیں آپس میں لڑیں۔ تو کانگرس کا فرض ہے کہ یا ان کی صلح کرائے یا انہیں اپنے اندر شامل نہ رکھے۔ ڈاکٹر گوپی چند لیڈر حزب الاختلاف نے بجٹ پر تنقید کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس میں زمینداروں کے مالیہ اور آبیانہ کو کم نہیں کیا گیا۔ بلدیہ لاہور کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ایڈمنسٹریٹر کے زمانہ میں شہر کی صفائی کی حالت بدتر ہوگئی ہے۔ میر مقبول محمود نے اپنی جوابی تقریر میں ڈاکٹر گوپی چند کے اعتراضات کے جواب دیئے۔ پہلی دو تقریروں کے بعد سپیکر نے تقریروں کا وقت دس دس منٹ مقرر کر دیا۔ اس کے بعد ۱۸ ارکان نے تقریریں کیں۔ بجٹ پر بحث ابھی دو دن جاری رہے گی۔

نئی دہلی ۷ مارچ۔ آج مرکزی اسمبلی کے اجلاس میں فنانس ممبر نے ۳۰ مطالبات زر پیش کئے۔ ان میں سے ایک کا تعلق مرکزی روڈ فنڈ سے تھا اور ایک صوبجاتی حکومتوں کی مالی اعانت کے متعلق تھا۔ یہ دونوں مطالبات آرار شماری پر گر گئے۔ باقی ماندہ مطالبات زر رائے شماری کے بغیر ہی مسترد ہو گئے۔

نئی دہلی ۷ مارچ۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ آج صبح ایک طیارہ ڈمڈم سے روانہ ہوا۔ لیکن ایک مقام پر گر کر تباہ ہوگیا۔ طیارہ کو آگ لگ گئی۔ اس میں سولہ آدمی تھے۔ جو سب کے سب ہلاک ہوگئے۔

بیت المقدس ۷ مارچ۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ عرب کے مشہور لیڈر محمد خلیل اور ان کے چار مسلح ساتھی گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ برطانوی فوج اور پولیس عرصہ سے ان کی گرفتاری کے لئے کوشاں تھی۔ محمد خلیل اور ان کے ساتھیوں کے خلاف سزائے موت کا حکم جاری ہوچکا تھا۔

ہنکاؤ ۷ مارچ۔ اطلاع مظہر ہے۔ کہ جاپانیوں نے شمالی چین میں کوچاؤ پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ شہر صوبہ شانسی کے جنوب مغرب میں واقع ہے۔ نیز اطلاع ملی ہے کہ جاپانی فوجیں دریائے زرد پر واقع ایک شہر ہونکو پر بھی قابض ہوگئی ہیں۔

نئی دہلی ۷ مارچ۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ فنانس بل چہارشنبہ کو پھر اسمبلی میں پیش ہوگا۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ اس دن یہ اعلان بھی کیا جائے گا۔ کہ گورنر جنرل نے ان تمام مطالبات زر کو بحال کر دیا ہے۔ جنہیں اسمبلی نے مسترد کر دیا تھا۔

لکھنؤ ۷ مارچ۔ آج یو پی اسمبلی اور کونسل دونوں کے اجلاسوں میں بجٹ پر بحث ہوئی۔ حزب الاختلاف نے اصلاح دیہات سے متعلق حکومت کی پالیسی پر شدید نکتہ چینی کی۔ ایک ممبر نے کہا۔ کہ حکومت اس سلسلہ میں جو روپیہ صرف کرتی ہے۔ وہ اپنے جماعتی مفاد کے لئے خرچ کرتی ہے۔ حزب مخالف کا ایک اعتراض یہ تھا۔ کہ حکومت یو پی نے صوبہ سے بیکاری کو دور کرنے کے لئے ابھی تک کوئی انتظام نہیں کیا۔

پشاور ۷ مارچ۔ سرحد اسمبلی کے آج کے اجلاس میں بجٹ کے تخمینہ جات پر بحث شروع ہوئی۔ ایک ممبر نے بحث کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔ کہ حکومت سرحد مفادِ عامہ کو نظر انداز کر رہی ہے لیکن سیکرٹریٹ کے ملازموں کے لئے کوارٹر تعمیر کرنے کی مد میں ۲ لاکھ روپے دیئے گئے ہیں۔

لنڈن ۷ مارچ۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ کل ساحل ہسپانیہ کے قریب کسی نامعلوم طیارہ نے دو برطانوی جہازوں پر بمباری کی۔ لیکن جہازوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

ناگپور ۷ مارچ۔ وزیر ہند نے صوبہ سی پی اور برار سے متعلق اپنے قانون سازی اختیارات گورنر سی پی و برار کو دیدیئے ہیں۔ یہ اختیارات صوبجاتی اور ماتحت سروسوں کے حالات وکوائف سے تعلق رکھتے ہیں۔

واردھا ۷ مارچ۔ آج ایک تقریر کے دوران میں مسٹر سبھاش چندر بوس صدر کانگرس نے لوگوں سے اپیل کی کہ فیڈریشن کی دھجیاں اڑانے کے لئے انہیں تیار رہنا چاہیئے۔ اس کے لئے ابھی وقت آنے والا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ عوام کو بھاری تعداد میں کانگرس میں شامل کیا جائے۔

لاہور ۷ مارچ۔ ڈاکٹر ستیہ پال صدر پنجاب کانگرس نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ اگر مسلم لیگ یا یونینسٹ پارٹی اور سکھ مسجد شہید گنج کے معاملہ میں ثالث ماننے کے لئے تیار ہیں۔ تو کانگرس بھی مصالحت کی کوشش کرنے کے لئے آمادہ ہے۔

نئی دہلی ۷ مارچ۔ آج کونسل آف سٹیٹ میں حزب مخالف کی ایک قرارداد مسترد ہوگئی۔ اس قرارداد کے ذریعہ مطالبہ کیا گیا تھا۔ کہ ہندوستان اور انگلستان کی تجارتی گفت و شنید ختم کر دی جائے۔ حزب مخالف کی طرف سے ایک قرارداد پیش کی گئی۔ جس کا مقصد یہ تھا۔ کہ اگر تجارتی گفت و شنید کے سلسلہ میں غیر سرکاری مشیروں کا مشورہ نہ مانا جائے تو اس صورت میں ہندوستان اور برطانیہ کا تجارتی معاہدہ ختم کر دینا چاہیئے۔ لیکن جب قرارداد پر بحث شروع ہوئی۔ تو محرک نے اسے واپس لے لیا۔ ہوم ممبر نے ایوان کو یقین دلایا۔ کہ مجالس آئین ساز کو آخری سمجھوتہ پر غور و خوض کرنے کا موقع دیا جائے گا۔ آپ کو چاہیئے۔ کہ آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب پر کامل اعتماد رکھتے ہوئے نتائج کا انتظار کریں۔

لاہور ۷ مارچ۔ آج پنجاب پراونشل مسلم لیگ کا اجلاس برکت علی محمڈن ہال میں منعقد ہوا۔ جس میں عہدیداران کا انتخاب ہوا۔ صدر نواب شاہنواز خان آف ممدوٹ اور نائبین صدر خان بہادر زمان مہدی خان۔ ملک برکت علی۔ اور خلیفہ شجاع الدین منتخب ہوئے۔ ایک قرارداد کے ذریعہ آل انڈیا مسلم لیگ سے درخواست کی گئی۔ کہ وہ اپنا خاص اجلاس مسجد شہید گنج کی بازیابی کے لئے عملی پروگرام مرتب کرنے کے لئے لاہور میں منعقد کرے۔

سری نگر ۷ مارچ۔ کشمیر میں امسال اس کثرت سے برف باری ہوئی۔ کہ گذشتہ ۲۵ سال میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ مختلف مقامات پر ۲۹ آدمی برف کے نیچے دب کر مر گئے۔

دہلی ۷ مارچ۔ آج کونسل آف سٹیٹ میں مسٹر حسین امام نے ایک مسودہ قانون پیش کیا جس کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان عورتوں کے ارتداد سے ان کا نکاح فسخ نہ ہو سکے گا۔

لاہور ۷ مارچ۔ آج پنجاب اسمبلی میں سوالات کے وقت حزب مخالف کی طرف سے ہنگامہ آرائی کی کوشش کی گئی۔ بعض سوالات ایسے تھے۔ جن کا مقصد معلومات حاصل کرنا تھا۔ مگر زیادہ تر ضمنی سوالات پراپیگنڈا نوعیت کے تھے۔ پنڈت شری رام شرما نے سوال دریافت کیا۔ کہ اسمبلی کے گذشتہ اجلاس میں آنریبل وزیر اعظم اور وزیر ترقیات نے انبالہ ڈویژن میں جو دورے کئے۔ ان میں انہوں نے کس قدر سفر خرچ وصول کیا۔ ان دنوں میں انہوں نے کتنی تقریریں کیں۔ آنریبل وزیر اعظم نے جواب دیا کہ ۲۲۵ روپے وصول کئے۔ چھ تقریریں کیں۔ اور جملہ سرکاری کاموں اور طریق ہائے کار کا معائنہ کیا۔